زیادہ قریب ہیں۔

واضح رہے کہ افریقہ کے شمالی ساحل پر واقع جمہوریہ تیونس پہلی صدی میں حلقۂ مسیحیت میں آ گئی تھی، اور اس خطّے کو اُن متعدد ابتدائی صدیوں کے شہیدوں اور مقدّس ہستیوں پر فخر ہے جنھوں نے کارتھیج میں تعلیم حاصل کی تھی۔ ۶۹۸ء میں کارتھیج مسلمانوں نے فتح کر لیا اور دوبارہ انیسویں صدی میں اس خطّے میں مسیحیوں کی ایک قابل لحاظ آبادی وجود میں آ سکی۔ ۱۸۸۴ء میں کارتھیج کو آرچ ڈایوسیس کی حیثیت دی گئی۔ ۱۸۹۲ء میں کیتھولک آبادی اندازاً پچاس ہزار کے لگ بھگ تھی جس میں زیادہ تر یورپین نژاد لوگ تھے۔ ۱۹۵۶ء میں جب تیونس کو آزادی حاصل ہوئی تو کیتھولک آبادی دو لاکھ چھپن ہزار تھی، مگر زیادہ تر یورپین آبادی ملک سے نقل مکانی کر گئی۔ تیونس کے دستور کے مطابق ملک کا مذہب اسلام ہے اور ۹۹ فیصد آبادی اسلام کی پیروکار ہے۔ ۱۹۶۴ء میں ویٹی کن اور حکومت تیونس نے ایک معاہدے پر دستخط کیے جس کے تحت کارتھیج کو آرچ ڈایوسیس کی جگہ اسقفی حلقے کی حیثیت حاصل ہوئی، اور کچھ کلیسیائی جائیداد حکومت کے حوالے کر دی گئی۔ تیونس کے مسلمان طلبہ کی اچھی خاصی تعداد کیتھولک اسکولوں میں زیرِ تعلیم ہے، مگر مسلمانوں میں سے حلقۂ مسیحیت میں آنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ یہودی جو کبھی خوب پھل پھول رہے تھے، اب بہت چھوٹی سی برادری ہیں۔ (جربہ کے جزیرے میں دُنیا کے قدیم ترین یہودی معابد میں سے ایک اب تک موجود ہے)۔ آرچ بشپ توال نے مزید کہا کہ "آپ ہمارے ممالک کو معمول کے جمہوری ممالک نہیں کہہ سکتے۔ ہماری جمہوریت آپ مغربیوں کی جمہوریت جیسی نہیں، اور خود مغرب کے جمہوری ممالک بھی ہمیشہ معمول کے جمہوری معیار پر پورے نہیں اترتے۔" ہمارے لیے ایک مسلم معاشرے میں گواہی دینے کا تقاضا ہے کہ ہم خود حقیقی مسیحی ہوں، نہ کہ دوسروں کو حلقۂ مسیحیت میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ تیونس میں ہم اپنی موجودگی سے سمجھتے ہیں کہ ایک خصوصی امرِ منصبی ہمارے سامنے ہے۔

ایشیا

پاکستان: لاہور کے چرچ اور اولیائے کرام کے تاریخی مزار

[سیّد واجد علی سہروردی، "ناظم مزارات سلسلہ عالیہ سہروردیہ" (لاہور) اور "انجمن نگہبانِ پاکستان لاہور" کی جانب سے دیواروں پر چسپاں کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا گیا ہے۔

اولیاء اللہ کے مزارات پر عیسائیت کی صلیب کا قبضہ کیوں؟

اشتہار میں عنایت اللہ کمبوہ سہروردی اور محمد صالح کمبوہ سہروردی کے مزارات اور رحمت اللہ سہروردی کے منہدم شدہ مزار کی تصاویر کے ساتھ ان بزرگوں کے حالات، اُن کے آباء و اجداد کے اسماء گرامی اور جن کتابوں میں ان بزرگوں کے حالات و کرامات مندرج ہیں، ان کی فہرست دی گئی ہے۔ مزارات کی صورت حال اور ان بزرگوں کے جو احوال، اشتہار میں، درج کیے گئے ہیں، معترضہ جملے حذف کرتے ہوئے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

صوبائی دارالحکومت لاہور میں ۱۵ - ایمپرس روڈ پر ریلوے ہیڈ کوارٹرز اور مسلم ہائی سکول کے درمیان میتھوڈسٹ چرچ میں مسلمانوں کے دو عظیم بزرگ شیخ عنایت اللہ کمبوہ سہروردی لاہوری اور حضرت شیخ محمد صالح کمبوہ سہروردی لاہوری کے تاریخی مزارات موجود ہیں۔ سکھوں کے عہد حکومت میں اس مقبرے میں سے قبروں کو اکھاڑ کر بارود خانہ بنایا گیا تھا۔ ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے پنجاب کو سکھوں کے تسلّط کے بعد اپنے قبضے میں لے لیا اور اس مزار کے گنبد میں انگریز سیمور صاحب کی کوٹھی قائم کر دی گئی۔ اس مزار والے گنبد کو انگریزوں نے اصطبل و بگھی خانہ بنا لیا اور پھر اس کو سکول اور گرجا کی شکل دے دی گئی۔ چرچ کے حکّام اس مزار کو چرچ کا حصّہ کہتے ہیں۔ اوقاف اور چرچ کا اس مزار کے سلسلے میں مقدّمہ بھی چل چکا ہے۔ اس مزار کے متعلق ریکارڈ محکمہ ریلوے، محکمہ اوقاف اور محکمہ آثار قدیمہ میں موجود ہے۔ ۱۹۷۵ء میں بھی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان بزرگوں کے مزارات کی یہ جگہ دو حصّوں میں تقسیم کر کے مزار اور گرجا کو دے دی جائے اور پھر ۱۹۹۴ء میں حکومت پاکستان - اسلام آباد کی کابینہ کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ نقشہ کے مطابق ۱۱ئ۱ ایکڑ جگہ چرچ والوں کو فروخت کر دی جائے اور ۳۵۱ئ۱ ایکڑ جگہ مزار کو دے دی جائے اور باقی جگہ ۷۵۰ئ۱ ایکڑ محکمہ ریلوے اپنے قبضہ میں لے کر وہاں فلیٹ اور ہسپتال کی توسیع کا کام کرے۔ یاد رہے کہ مزار مذکور کی پچھلی طرف ریلوے کا ہسپتال ہے، لیکن نہ تو محکمہ اوقاف نے اپنے حصّے کی جگہ کا انتظام سنبھالا ہے اور نہ ہی محکمہ ریلوے نے اپنے حصّہ کی جگہ پر قبضہ کیا ہے، حالانکہ محکمہ آثار قدیمہ پنجاب - لاہور نے بھی تحریر کر کے دے دیا ہوا ہے کہ محکمہ اوقاف مزار کو اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔ صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب، کمشنر لاہور ڈویژن اور محکمہ اوقاف اور محکمہ ریلوے اس مزار کو جلد واگزار کرائے اور فیصلہ کی رُو سے اس تاریخی مقبرے کا قبضہ عیسائیوں سے واپس لے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ حالانکہ گرجا مزار سے تقریباً ۲۱۶ سال کے بعد تعمیر کیا گیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ہر حالت میں ان بزرگوں کی یادگاروں کو محفوظ کرے۔

حالاتِ زندگی صاحبِ مزارات حضرت شیخ عنایت اللہ کمبوہ سہروردی لاہوری و حضرت شیخ محمد صالح کمبوہ سہروردی لاہوری

لاہوری کمبوؤں میں اِن دونوں بزرگوں کے نام اکثر تاریخی کتب میں آتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کی فضیلت کا تمام زمانہ قائل تھا۔--- یہ دونوں بزرگ نہایت دانش مند مؤرخ و بہترین ادیب اور بیدار دل عارفِ کامل بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان کی شاہی درباروں میں بہت رسائی تھی۔ حضرت شیخ عنایت اللہ کمبوہ سہروردی لاہوری، مصنّف کتاب "بہار دانش (فارسی)"، "تریا چرتر"، "تاریخ دلکشا (فارسی)"، "انشائے اشرف الصحائف" بہت مشہور ہیں۔ آپ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں میر منشی کے عہدہ پر فائز تھے۔ شاہجہاں بادشاہ نے آپ کو اپنا دیوان مقرر کیا تھا، نیز آپ نہایت فصیح اور شائستہ فارسی لکھتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۶۶۴ء/۱۰۷۵ھ لاہور میں ہوئی اور اپنے شاگرد ملا شیخ محمد صالح کمبوہ کے تیار کردہ مقبرہ میں جو آپ کے بھانجے اور داماد بھی تھے، مدفون ہوئے۔

حضرت شیخ محمد صالح کمبوہ سہروردی لاہوری مصنّف [کی] کتاب "عملِ صالح (فارسی)" سہ جلد، یعنی تاریخ شاہجہاں نامہ (۷۰ - ۱۶۵۹ء)--- اور "بہار سخن" بہت مشہور ہیں۔ آپ ایک بہادر فوجی اور سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب کے دیوان اور جیّد عالم فاضل، شاعر اور میر منشی و شہنشاہ عالمگیر بادشاہ کے استاد بھی تھے۔ آپ کی وفات ۱۶۶۹ء/ ۱۰۸۰ھ لاہور میں ہوئی اور اسی شہر میں اپنے استاد حضرت شیخ عنایت اللہ کمبوہ سہروردی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ کسی زمانہ میں اس کو گنبدِ کمبوہاں بھی کہا جاتا تھا۔

ان دونوں بزرگوں کے مقبرہ کی عمارت سنگ سرخ سے بنائی گئی تھی اور اس سرخ رنگ کو عیسائیوں نے تبدیل کرنے کے لیے اُس کا سرخ پتھر اتروا کر اس مقبرے پر پیلی اور سفید رنگ کی سفیدی کروا کر اس کی رنگت کو تبدیل کر دیا ہے۔ اِس مقبرہ کی شکل ہشت پہلو ہے۔ اس گنبد کے چار پہلوؤں میں چار محرابیں کلاں باہر کی سمت ہیں اور ان کے گرد دو چھوٹے چھوٹے محرابی دروازے ہیں۔ یہ دروازے اب اینٹوں سے بند کر دیے گئے ہیں۔ اب صرف جنوبی دروازہ کھلا ہے۔ جنوب کی طرف زینہ اوپر جانے کا ہے۔ اس گنبد کے قریب ایک اور گنبد طولانی وضع کا بنا ہوا ہے جس میں ان دونوں بزرگوں کی اولاد کی قبریں تھیں۔ دیگر مسجدوں اور مقبروں کی طرح سکھوں اور انگریزوں کے ہاتھوں ان کے مقبرے کی بھی شامت آ گئی۔ کبھی اس گنبد کے چاروں کونوں پر بُرجیاں تھیں جن میں سے اب صرف دو موجود ہیں۔ عمارت کے اندر اب کوئی تعویذِ قبر موجود نہیں ہے جو اب تک مسلم حکومت کے باوجود انگریزوں کے قبضے میں گریہ کناں ہے۔ اِس مزار کی عمارت کو دیکھنے سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ فنِ تعمیر پرانا ہے۔ اِس خانقاہ میں ایک مدرسہ بھی قائم تھا۔ اِس مزار کے گنبد والے اور ملحقہ میتھوڈسٹ

چرچ (کلیسا) کا بانی جان ویسلی تھا۔ اس [کے پیروکاروں] نے اِن مزارات کو ۱۸۸۰ء میں چرچ بنایا۔

اس نے انگلینڈ میں چرچ تعمیر کرنے کی بنیاد رکھی اور پاکستان میں ۱۸۷۳ء میں کراچی سے آغاز کیا۔۔۔ سکھوں نے ۱۸۴۹ء تک اس مقبرے کو بارود خانہ بنائے رکھا۔ حضرت مولانا ترنم امرتسری صاحب نے یہ چرچ عیسائیوں سے آزاد کروایا اور لوگوں سے چندہ اکٹھا کر کے اس کے قریب ایک مسجد تعمیر کروائی اور خود اس مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مولانا کا مزار اقدس میانی صاحب کے قبرستان میں لبِ سڑک مزنگ چونگی سے چوبرجی جاتے ہوئے واقع ہے۔

حضرت محمد صالح کمبوہ سہروردی لاہوری کی تعمیر کردہ ایک عظیم الشان مسجد بنام مسجد محمد صالح کمبوہ، اندرون موچی گیٹ لاہور میں آج بھی موجود ہے۔ یہ عجیب و غریب خوبصورت مسجد ۱۶۵۹ء/ ۱۰۷۰ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اِس مسجد کے قریب ہی بطرف مشرق حضرت محمد صالح کمبوہ سہروردی کی تعمیر کردہ ایک حویلی جس میں وہ رہائش پذیر تھے، واقع تھی۔ یہ مسجد اور گنبدِ کمبوہاں قومی یادگاریں ہیں۔۔۔

حضرت شیخ رحمت اللہ ہاشمی القریشی سہروردی

آپ کا مزار اقدس نولکھا چرچ میں کس مپرسی کے عالم میں مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے نہایت خستہ حالت میں موجود ہے۔۔۔ حضرت شیخ رحمت اللہ سہروردی کا لقب بایزید تھا اور آپ حضرت عبدالجلیل چوہڑ بندگی سہروردی کے عظیم خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت چوہڑ بندگی سہروردی نے نولکھا چرچ کا تمام رقبہ اپنے اس عظیم مرید کو دیا تھا جو آپ کی ذاتی ملکیت تھا۔ حضرت چوہڑ شاہ بندگی سہروردی کا مزار اقدس احاطہ چوہڑ شاہ بندگی نزد لاہور ہوٹل - عقب ریلوے پولیس مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہونے کے باوجود عیسائی قوم کے قبضے میں ہے۔۔۔ انگریزی دور سے حضرت شیخ رحمت اللہ ہاشمی سہروردی کا مزار اقدس اور اِس مقبرے کی زمین کو انگریزوں نے گرجا بنا رکھا ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان بننے کے بعد اس بزرگ کے مزارِ اقدس کا آدھا گنبد گر گیا تھا اور اب چند سال قبل اِس کا بقایا آدھا گنبد بھی عیسائیوں نے شہید کر دیا ہے۔ یہ کارروائی اِس مزار اور گرجا کی بیرونی دیوار کو مزید اونچا کروا کر کی گئی تاکہ مسلمانوں کو پتہ نہ چلے۔۔۔ یہ مزارِ اقدس موجودہ حالت میں منہدم شدہ نولکھا چرچ میں بطرف گلی، محلہ شیگور پارک نکلسن روڈ - لاہور میں موجود ہے۔ گلی کی طرف چرچ کی دیوار چند مکانوں کے بعد دوبارہ شروع ہوتی ہے اور اِس دیوار کے گیٹ سے چند قدم پہلے آپ کا شہید شدہ مقبرہ موجود ہے۔